Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

M T W T F S DATE:

Mock-1 22-10-25

37

Islamiat

Name: Rabia Aslam

Batch# Rwp-08-074

(سوال نمبر 02)

اسلام میں تصورِ توحید اور اس کے مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات :

• اسلام میں توحید اللہ (واحدانیت الٰہی) :-

[illegible] میں اللہ تعالیٰ یا رب یا خدا کی یکتائی کا خیال پایا جاتا ہے۔ توحید کے معنی "یکتا یا واحد یا اکیلا" ہونے کے ہیں۔ [illegible] صفات اور اختیارات میں یکتا ہونا" [illegible] میں یہ عقیدہ اللہ پاک کی ذات کا یکتا ہونا اور [illegible]

عقیدۂ توحید کی وضاحت اس طرح سے ممکن ہے :

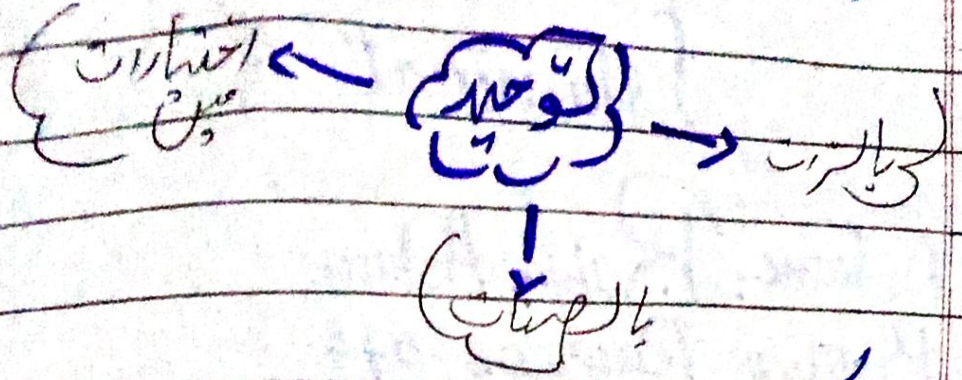

ذات کی واحدانیت :

عقیدہ توحید اللہ پاک کی ذات میں واحد و یکتا ہونے کا نام ہے۔ " نہ کوئی اس جیسا ہے نہ کوئی اس کا ہمسر ہے (سورۃ اخلاص) "

صفات کی واحدانیت :

اللہ رب العزت اپنی صفات میں بھی یکتا و لاثانی ہے اور کوئی دوسرا اس جیسا نہیں۔ اگر مثلاً وہ اپنی صفات کا علم ہم اپنے لفظوں سے عطا کر سکتا ہے مگر مکمل طور پر ہم اس کو نہیں سمجھ سکتے جیسے اللہ کی مہربان صفت۔

اختیارات کی واحدانیت :

اللہ تعالیٰ اپنے اختیارات میں مکمل ملکیت رکھتا ہے۔ " کن فیکون " (ترجمہ معنی) وہ کہتا ہے ہو جا اور ہو جاتا ہے " (القرآن)

عقیدہ توحید کی پامالی ایک عظیم گناہ اور سنگین سزا

عقیدہ توحید جیسے اپنی فطرت کے اعتبار سے بہت مضبوط ایمان رکھتا ہے عین اسی طرح اس کی پامالی سنگین جرم ہے۔ گناہ عظیم ہے جس کا بدلہ جہنم ہے۔ ترجمہ معنی: " جس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے (القرآن) "

عقیدہ توحید کے اثرات

عقیدہ توحید مومن کے وجود میں روح کی طرح ہوں
میں سرایت کر جاتا ہے جس کا مظہر اس کے تمام اعمال زندگی
میں واضح دکھائی دیتے ہیں ان کی وضاحت تفصیل
درج ذیل ہے

توحید کے اثرات

انفرادی زندگی
- عزت نفس کا تحفظ
- الٰہی اور انسانی زندگی میں اعتماد
- بھٹکنے سے نجات
- اطمینان امید اور یقین
- اطمینان روح و قلب
- عزتِ نفس اور عزتِ انسانیت

اجتماعی زندگی
- مذہبی زندگی پر اثرات
- علمی و ادبی زندگی پر اثرات
- سیاسی زندگی پر اثرات
  - احتساب کا خیال
- معاشرتی زندگی پر اثرات
  - بہترین اخلاقیات کا عکاس
- اخروی زندگی پر اثرات
- معاشی زندگی پر اثرات
  - فلاح انسانی
  - صبر و تحمل
  - ایمانداری
  - حقوق العباد کی ادائیگی
  - برادری
  - امن و سلامتی

انفرادی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید انسان کی انفرادی زندگی کے تمام تر اجزاء
پر اثر انداز ہوتا ہے۔

قلب و روح کی تسلی

آیت: "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"
ترجمہ: بلاشبہ اللہ کا ذکر دلوں کو سکون دیتا ہے۔ (القرآن)

عزتِ نفس کا تصور

بقول شاعر: "وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات"

بھٹکنے سے نجات

سورۃ الفاتحہ میں "اھدنا الصراط المستقیم" ایک بہترین دعا ہے جو بھٹکنے سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

اعتماد، زندگی کو فروغ

واحد اللہ کو اپنا حاکم تصور کرنا انسان کے اعتماد کی بحالی کو یقینی بناتا ہے۔

ایمان، امید اور یقین کی بحالی

ایمان اور امید ہی ایسے ہیں جو زندگی میں یقین کے راستے ہموار کرتے ہیں۔

تزکیۂ نفس کی ابتداء

انسان کو اپنے نفس کی برائی اور اچھائی پر نظر رکھنی چاہیے کیونکہ خدا پاک فرماتے ہیں۔
"میں سن بھی رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں"

اخلاقیات کا فروغ

حدیث شریف پاک میں ارشاد ہے۔
"تم میں سے بہترین وہ ہے جو اخلاق کا اعلیٰ درجے پر ہے" مومن ایسے ہے کہ اپنا کام خاطر اپنا اخلاق بلند کرتا ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جذبہ:

مومن ایمان کے تقاضا کی بنیاد پر
اچھائی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔
ترجمہ: "تم میں مومن تو وہ ہیں جو بھلائی نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں" القرآن

اجتماعی زندگی پر اثرات

مومن صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ اجتماعی زندگی کو بھی ایمان کو حاکم و ناظر جان کر گزارتا ہے اور اس کے اثرات تمام معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں

معاشی زندگی پر اثرات:

ایمان کے حکم کے مطابق مومن اپنے مال اور جائیداد اور ذریعہ معاش کو آلودہ نہیں ہونے دیتا۔ اور حرام ذریعے سے بچتا ہے۔

معاشرتی زندگی پر اثرات:

مومن ایمان کے سبب سے حقوق العباد کو بجا لاتا ہے اور اس کے تحت انصاف، رواداری اور امن و سلامتی قائم رکھتا ہے۔ "سلام میں پہل کرو" کے اصول پر عمل کرتا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی "تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں" کے فلسفے پر عمل کرتا ہے۔

سیاسی اور ادبی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید ہر شعبے زندگی کے معاملات عام اور
گھریلو معاملات میں بھی درست راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے

مذہبی اور اخروی زندگی کے حوالے سے اثرات

عقیدہ توحید مذہبی دائرہ کار میں
بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور واضح جامع راستہ فراہم کرتا ہے

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو"
(القرآن)

دیگر شعبہ زندگی میں اثرات:

کوئی بھی حالات زندگی میں عقیدہ توحید کے اثرات
واضح ہیں جیسا کہ کاروباری زندگی میں دین کے احکامات
خرید و فروخت وغیرہ نیز ہر معاملے میں مشکل راہ میں رہنما

•• تنقیدی جائزہ:

جس طرح عقیدہ توحید کے کا حکم اور تقلید کا دائرہ کار
حدود کے لحاظ سے مختلف ترتیب ہے میں اسی طرح اس سے خلاف
بدترین نتائج جیسا کہ شرک جہنم کا باعث بن سکتا ہے اسلئے عمل میں احتیاط لازمی ہے۔

•• خلاصہ:

عقیدہ توحید مومن کی حیات کا مرکزی خیال ہے
کیونکہ حیثیت رکھتا ہے کیونکہ عقیدہ توحید ذاتی زندگی سے لے کر
اجتماعی زندگی تک ہر پہلو میں اثر انداز ہوتا ہے اور اپنی
جڑیں گہرائی سے مضبوط کر دیتا ہے اس لیے ہر شعبہ زندگی
میں کامیابی کا ضامن اور اخروی حیات کا دوام میں بھی
کامیابی حاصل کا ذریعہ بن سکتا ہے لیکن کیونکہ اسلام عمل کا
دین ہے اسلئے عقیدہ توحید کے ساتھ ساتھ عمل بھی لازمی ہے

NOTEBOOKS DATE:

اصولِ عمل:-

عقیدہ چونکہ محض زبانی اقرار کا ہی نام نہیں ہے بلکہ زندگی کے تمام تر شعبوں میں اس عقیدہ کے تقاضوں پر عمل کرنے ہی سے عقیدہ مکمل ہو سکتا ہے

(سوال نمبر 03)

اسلام کی طرف سے عطا کردہ بنیادی انسانی حقوق اور ان کا تقابل

اسلام میں بنیادی انسانی حقوق:-

بنیادی حقوق اور تمام تر لازمی ضروریات کو پورا کرنا زندگی میں جن کے بغیر انسانی وجود کی بقا کا تصور غلط سمجھا جاتا ہے جیسا کہ خوراک، پانی، حفاظت وغیرہ ان کے بغیر حیاتِ انسانی کا ایک لمحہ بھی ممکن نہیں ہو سکتا اس لیے ان تمام تر ضروریاتِ حیات کو انسانوں کی زندگی میں فراہمی کے عمل کو یقینی بنانے کا نام ہی انسانی حقوق ہیں۔ اسلام اس موضوع کو انتہائی تفصیل سے بیان کرتا ہے اسلام اس دائرہ کار میں تمام تر نوعِ انسانی کے حصوں کو داخل کرتا ہے۔ جیسا کہ عورتوں کے حقوق، بچوں کے حقوق، والدین کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، غلاموں کے حقوق، دشمن کے حقوق وغیرہ سب شامل ہیں۔

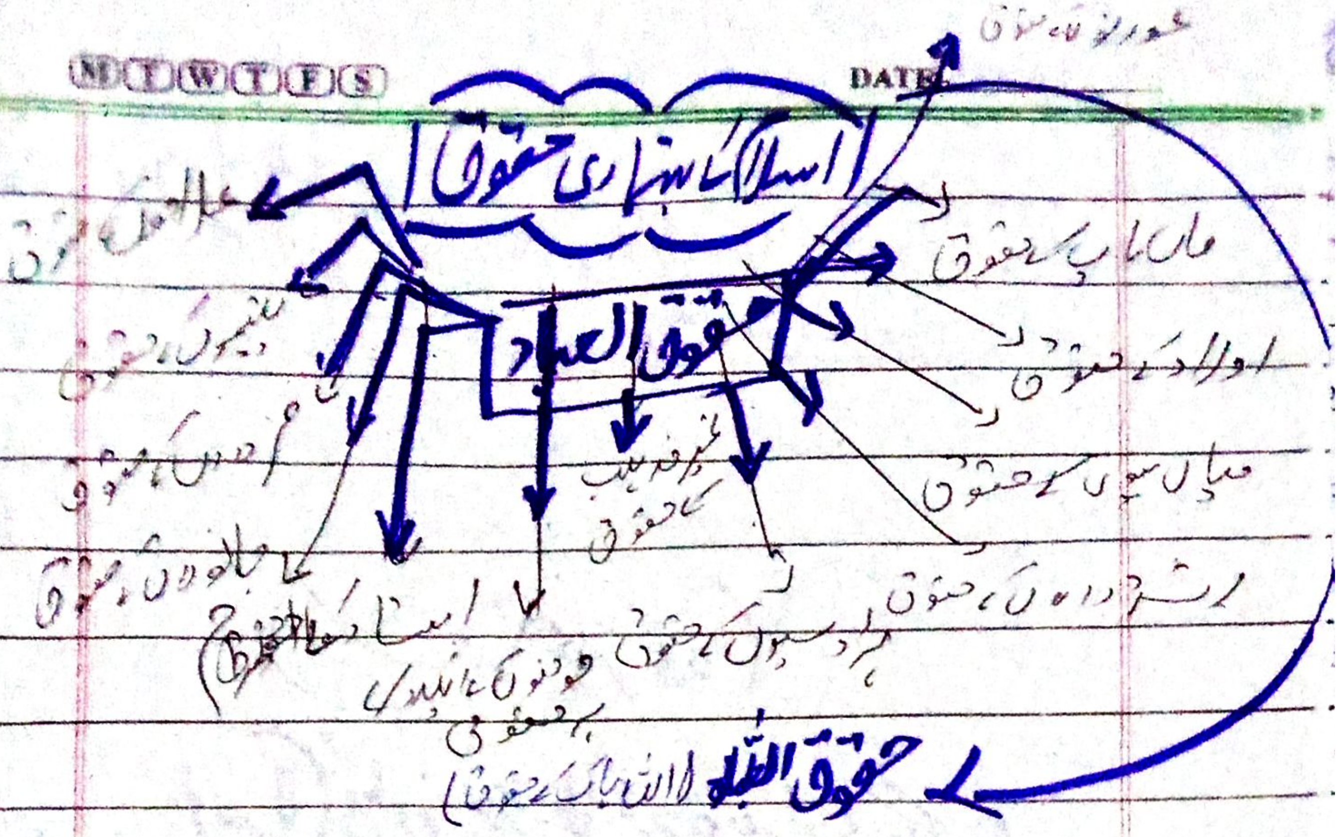

(حقوق العباد)

دین اسلام تمام انسانوں کے حقوق کی پاسداری اور ان کے ان کی مکمل حد تک ادائیگی کا دین ہے دین نے اس میں بہت واضح درجہ بندی کر رکھی ہے لیکن جدید دنیا میں بھی حد تک ان کے عملاً سمجھو کیا جاتا ہے۔

معاشرتی زندگی میں فراہم ہونے والے حقوق العباد۔

ماں باپ کے حقوق:

"اور جب وہ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہو" (القرآن)

اولاد کے حقوق:

"اولاد کے درمیان انصاف کا حکم دیا گیا۔

جو اپنی دو بیٹیوں کی پرورش کرے پھر ان کی شادی بھی کرے تو وہ جنت میں بالکل اس طرح میرے ساتھ ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیوں کا اشارہ کیا۔" (حدیث)

میاں بیوی کے حقوق:

دین اسلام میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا۔ اللہ کے علاوہ اگر کسی کو سجدہ کا حکم ہوتا تو وہ عورت کو اپنے شوہر کو سجدہ کرنے کا کہتا۔

عورتوں کے حقوق:

ترجمہ عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو (القرآن)

بیٹیوں کے حقوق:

ترجمہ جو کوئی شفقت کا ہاتھ بیٹی کے سر پر رکھے تو اس کے بالوں کے برابر اسکو نیکیاں ملیں گی (حدیث)

رشتہ داروں کے حقوق:

ترجمہ: رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

دیگر انسانی حقوق:

- مریضوں کی عیادت کا حکم
- مزدوروں کو جلدی اجرت دینے کا حکم
- غلاموں سے اچھا حسن سلوک
- استاد کا مقام روحانی باپ کا۔

• معاشی زندگی کے حقوق:

غریبوں کے حقوق:

غریبوں کے حقوق کے لیے زکوٰۃ کا نظام متعارف ہوا۔

مزدوروں کے حقوق:

مزدور کو اجرت پسینہ خشک ہونے سے پہلے دی جائے

• سیاسی زندگی میں حقوق:

عوام کے حقوق:

M T W T F S DATE:

اگر دریا کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مر گیا تو مجھ سے پوچھا جائے گا۔ (حضرت عمرؓ)

اقلیتوں کی اجازت:

اقلیتوں کی اجازت کو مذہب میں خاص مقام حاصل ہے۔

سیاست میں حصہ:

دونوں مرد و خواتین کو دین اسلام سیاست میں اجازت دیتا ہے۔

- ## علم کے حصول کا حق:

تعلیم / علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (حدیث)

- ## حالات جنگ میں حقوق کی پاسداری:

حالات جنگ میں عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو نقصان سے منع کیا گیا۔

- ## مذہبی معاملات میں حقوق کی پاسداری:

مذہب میں کئی ایسی عبادات ہیں جیسا کہ حج جو شخص مالی طور پر استطاعت کی صورت میں ہی فرض ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ غیر مذاہب کے حقوق کی پاسداری کرنے کا حکم دیتا ہے۔

بین الاقوامی حقوق سے موازنہ:

جدید بین الاقوامی حقوق بھی تمام شعبہ زندگی میں انسان کے حقوق کی فروغ کے لیے کوشش کی گئی ہیں اور انسانوں کو تحفظ اور بقا کے لیے کام ہو رہا ہے تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔

معاشرتی زندگی میں:-

- جدید بین الاقوامی حقوق نے ماں باپ کے حقوق کو فروغ دیا ہے اور ان کا حسن سلوک بے محدود حد تک بحث ہوتی ہے (old age home)
- میاں بیوی کے معاملے میں رشتہ ازدواج صرف ایک محدود مدت کے لیے رشتے کے طور پر بین الاقوامی قانون تسلیم کرتا ہے جس کے نواقص سے لوگ اس کے نقصانات سے عاری ہیں
- جدید بین الاقوامی حقوق میں رشتہ داروں کا حق واضح نہیں ہے
- جدید بین الاقوامی حقوق نے پڑوسیوں کے حقوق کو زیادہ اہمیت دینے کی بجائے صرف رشتہ داروں اور معاشرے کے اصول کی نفی کرتا ہے
- جدید بین الاقوامی حقوق بچوں کے لیے یتیم خانوں کے تصور کو فروغ دیتا ہے۔
- جدید بین الاقوامی اصول اپنے غلاموں اور ملازموں کے حقوق کی پاسداری اور ان کے لیے سہولیات کا تصور پیش کرتا ہے۔
- مزدوروں کے عالمی دن کا انعقاد یکم مئی کو کیا جاتا ہے
- بین الاقوامی حقوق اور این جی اوز وغیرہ فلاحی کاموں کے لیے پیسہ خرچ کرتی ہیں جو کہ غریبوں کی مالی مدد کا کام کرتا ہے۔
- بین الاقوامی حقوق انسانی کو سیاست میں آزادی کا فروغ دیا جائے۔
- علم کا حصول ایک عالمی حق بن چکا ہے اور سب اس

کیلئے کو شامل ہے

بین الاقوامی حقوق اعلامیہ انسانی حقوق کے لیے خاص اقدامات فراہم کرتی ہیں تاکہ تمام انسان ہر جگہ محفوظ رہ سکیں۔

تنقیدی جائزہ:

اسلام بھی اور جدید بین الاقوامی معاشرہ بھی انسانوں کو بنیادی حقوق سے مالا مال کرتا ہے مگر اس پر عمل درآمد کے لیے سخت سیاسی کی ضرورت درپیش ہے تاکہ فراہم کرنے والا عمل بھی یقینی ہو سکے

خلاصہ بحث:

دین اسلام ایک وسیع دین ہے جو کہ ہر شعبہ زندگی کے حقوق کو واضح کرتا ہے اس کے ساتھ جدید بین الاقوامی معاشرہ بھی اس معاملے میں کافی کوشش کر رہا ہے مگر اس میں کاملی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ ایسے اقدامات کیے جائیں جن سے ان حقوق کا تمام انسانوں تک پہنچنا ممکن ہو سکے۔

(اسائنمنٹ 04)

مسلم دنیا میں انتہا پسندی کے اسباب :

انتہا پسندی ایک ایسی ذہنیت کا نام ہے جس میں
انسان کسی بھی چیز کی اصل حد کو بھول کر لامحدود حد
تک اس میں ~~عمل~~ کا اظہار کرتا ہے مذہب میں
انتہا پسندی اپنی مذہبی حدود کو ان کی اصل حدود
سے بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ہے اسلامی دنیا میں ایسے
مذہب کی اصل حدود کو سمجھے بغیر اس کی تعلیمات کی
ایسا چند سے وافراد کو سخت انداز میں پیش کرنے کا نام
انتہا پسندی ہے جس میں مذہب کی اصل روایات
اور حدود دونوں ہی طرح متاثر ہوتی ہیں اور تعلیمات
کا نقشہ دوسروں کے سامنے غلط انداز میں پیش کرتا ہے

اسباب :

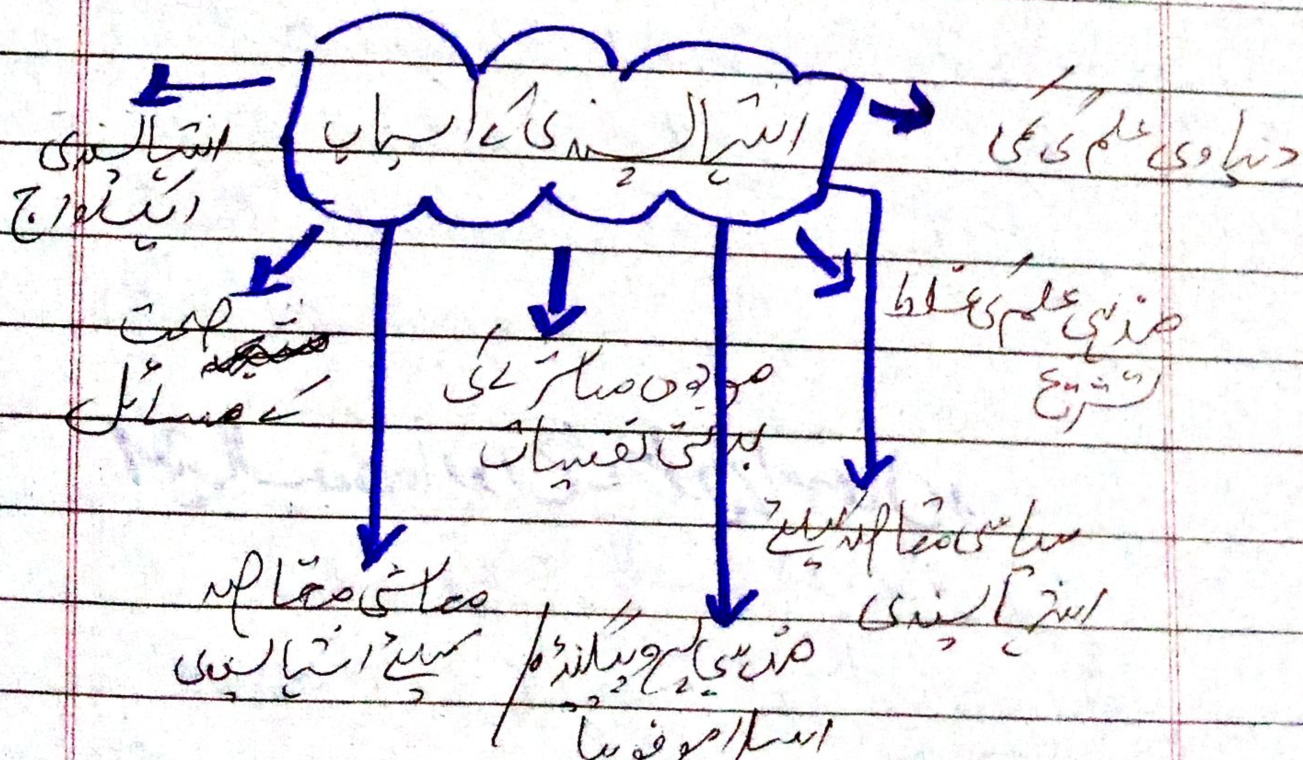

دنیاوی و مذہبی علم کی قلت ۔

علم کی قلت باعث عوام میں شعور کی قلت

M T W T F S

DATE:

موجودہ عہد جس کی وجہ سے عام عوام اس طرح غلط کی رہنمائی
فرقہ اور منتشر ہو چلے ہیں اور انتہا پسندی پھیل رہی ہے

معاشرے کی بدلتی نفسیات:

لوگوں نے آج گہری سوچ اور عمل کا اصول چھوڑ کر محض اوپری درجے کی سوچ کا استعمال شروع کر دیا ہے اور اس عمل نے انتہا پسندی کو فروغ دیا ہے انگریزی اخبار کے مطابق۔

"تعلیم کا بلند ترین نتیجہ تحمل کا حصول ہے!"
(ہیلن کیلر)

بحث کے مسائل:

موجودہ دور کے بے شمار بحث کے مسائل ایسے ہیں جو کہ راست یا غیر راست انداز میں انسان کے دین اور فیصلے کی صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں ایسے تمام تر معاملات نے انسان کو شدت پسند بنا دیا ہے۔

انتہا پسندی کا رواج کے طور پر استعمال:

لوگ اکثر دوسروں سے متاثر ہو کر شدت پسند بنتے جا رہے ہیں اور اس طرح اس رواج کو فروغ مل رہا ہے۔

سیاسی مفاد کے لیے شدت پسندی:

لوگوں نے سیاست کے میدان میں معاشرے کے بجائے اپنی
کو منقسم کیا ہوا ہے۔

معاشی مفادات کیلئے شدت پسند گروہ

کئی ایسے گروہ ہیں جو بیرونی طاقتوں اور گروہوں کیلئے کام کرتے ہیں
اپنے معاشی مفادات کی خاطر شدت پسندی پھیلانے کا ذریعہ
بنے ہوئے ہیں۔

اسلاموفوبیا:

اسلام کو دنیا میں اپنے مقاصد کی خاطر استعمال کیا
گیا ہے اور اسلام کا تصور ایک دہشت گرد مذہب کے
طور پر پیش کیا گیا ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

امن، رواداری اور اعتدال کیلئے اسلامی تعلیمات کا فروغ۔

اسلامی تعلیمات کا تمام شعبہ زندگی میں استعمال ہے
اس شدت پسندی کو ختم کر کے امن، رواداری اور اعتدال
کا باعث بن سکتا ہے۔

(تعلیمات کا فروغ)

- اسلامی تعلیمات شعبہ تعلیم کا جزو
- مذہبی تعلیم کا فروغ اور [illegible]
- سیاسی سطح پر کوشش

- قومی سطح پر فوائد
- بین الاقوامی سطح پر فوائد
- نظام معاش میں اسلام ذریعہ درستی۔
- خاندانی نظام کی روایتوں میں اسلام کا رنگ
- معاشرتی نظام اسلام کے اصولوں پر مبنی
- میڈیا پر مہم ہوگی۔
- عالمی امن کے قیام کے لیے دین بذریعہ روشنی

تمام تر شعبہ زندگی میں اسلام کی بہترین اوزار اور تعلیمات کا استعمال ہی امن، رواداری اور اعتدال کے فروغ کا باعث بن سکتا ہے کیونکہ اسلام ہر حالات زندگی کے لیے مکمل رہنمائی ہے۔

تنقیدی جائزہ

بے شک دین اسلام امن و سلامتی کا دین ہے مگر موجودہ اسلامی دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دوری اور ذاتی مفاد پرستی نے مسلمانوں کے اندر انتہا پسندی کو فروغ دیا ہے جو کہ مذہب کی ساکھ کو کافی حد تک نقصان پہنچا چکا ہے۔

خلاصہ بحث

دین اسلام تمام انسانیت کے لیے امن اور رواداری کا اور اپنی بہترین صورت میں آیا مگر موجودہ وقت میں دین سے دوری اور انتہا پسند دین کی تعلیمات کی غلط تشریح نے لوگوں کو انتہا پسند بنا دیا اور اس انتہا پسندی نے مذہب کو خوب نقصان پہنچایا اور

مگر ہمیں ایسا ملک دینا اور معاشرے کا دین بھی لغتیں کو فروغ
کر سکتے ہیں کہ یہ وہ مسئلہ ہے جس پر ہمیں مل کر اس
ساری کائنات کا اہل دین کو بہترین تشریح اور اس
پر عمل کرنے والی بنانا ہے بقول شاعر:

دل ناامید تو نہیں ناکام ہی تو ہے۔

(سوال نمبر ۔56)

زکوٰۃ اور صدقات کے نفاذ سے مؤثر معاشی ڈھانچے کی تشکیل پر وضاحت۔

زکوٰۃ اور صدقات کا نفاذ:۔

زکوٰۃ اور صدقات دین اسلام کی مالی عبادات ہیں ان عبادات کے ذریعے ارتکاز دولت سے بچا جا سکتا ہے اور دولت کی گردش یقینی بنائی جاتی ہے۔ زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی کے ہیں جبکہ اصطلاح میں یہ لفظ دولت کو پاک کرنے سے متعلق ہے جو کہ اس کا ایک مخصوص حصہ نکالنے سے وقوع پذیر ہوتا ہے اسلامی نظام میں زکوٰۃ کی شرح ساڑھے سات تولے سونے پر 2.5 فیصد زکوٰۃ اور ساڑھے باون تولے چاندی پر بھی 2.5 زکوٰۃ عائد ہوتی ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر اشیاء جیسا کہ فصلوں، جانوروں اونٹوں، بکریوں پر بھی زکوٰۃ عائد ہوتی ہے جس کا مخصوص

ہماری زندگی۔ قرآن پاک میں فرمایا جاتا ہے

ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو" (القرآن)

زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا تذکرہ قرآن میں بہت سے مقامات پر ہوا ہے

برابری کی بنیاد پر معاشرے کی تشکیل

دینِ اسلام معاشرے میں ذات پات، رنگ و نسل کے بُت کو توڑ کر ایک معاشرے کو برابری کا پیغام دیتا ہے اس کی مثال ہمیں خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر اسلامی تعلیمات سے ملتی ہے۔ **"تم میں سے کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر یا کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے"** (القرآن) اسی لیے اسلام معاشرے کے ہر طرح کی درجہ بندی کو توڑ کر تمام معاشرے کو یکجا ہونے کا شعور دیتا ہے اور زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے ممکن ہے

زکوٰۃ اور صدقات کا فائدہ

- غربت کا خاتمہ
- مفلسوں کی احتیاجات
- سب کا یکساں وسائل
- امیر اور غریب دونوں کا ایک جیسا درجات کا حامل ہونا۔
- روزگار کی پیداوار
- معاشی خوشحالی
- معاشرے طبقاتی تقسیم کا خاتمہ
- مالی وسائل کی پیداوار
- ارتکازِ دولت کا خاتمہ

معاشرتی خوشحالی:

جب معاشرے کے امیر و غریب دونوں کے لیے حالات بہتر ہو جائیں گے تو معاشرہ ایک خوشحال معاشرہ بن جائے گا۔

طبقاتی تقسیم کا خاتمہ:

جب معاشرے میں وسائل کی بنیاد پر لوگوں کی طبقاتی تقسیم ختم ہو جائے گی تو تمام معاشرے میں برابری کی فضا پیدا ہو گی۔

مالی وسائل کی مزید پیداوار:

دولت کے تقسیم ہو جانے سے سب کے لیے مزید مالی وسائل پیدا ہوں گے۔

ارتکازِ دولت کا خاتمہ:

دولت کا ارتکاز چند مخصوص ہاتھوں میں رہ کر سب کا استعمال کے قابل نہ رہنے والا عنصر ختم ہو جائے گا۔

غربت کا خاتمہ:

دولت کی گردش معاشرے سے غربت ختم کر کے سب کو برابر کر دے گی۔

مفلسوں کے لیے اچھے جذبات:

مفلسوں کے لیے دولت کی فراہمی کے اسباب و وسائل ان کے دل میں اچھے جذبات اور احساس پیدا ہوں گے۔

ہر طبقے کے لیے یکساں وسائل

امیر اور غریب کی تقسیم کی بجائے سب کو بنیادی حقوق کم از کم اور وسائل یکساں میسر آئیں گے۔

بنیادی ضروریات کا فروغ یقینی:

دولت کی کمی ختم ہونے سے بنیادی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔

روزگار کی پیداوار

دولت کے استعمال سے روزگار کے مواقع بھی میسر آئیں گے۔

زکوٰۃ کے حصول پر عمل درآمدگی کے اصول اہم طریقہ کار:

- جدید اور اثر انگیز پالیسی بنائی جائے۔
- زکوٰۃ کے حصول کو شفاف بنانے کے لیے کمیٹیاں بنائی جائیں۔
- زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے سزا مختص کی جائے۔
- معاشرے میں زکوٰۃ سے متعلق اسلامی تعلیمات کی تعلیم اور آگاہی کو یقینی بنایا جائے۔
- زکوٰۃ دینے والوں اور اکٹھی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

خلاصہ بحث:

زکوٰۃ اور صدقات دین اسلام کی عبادات کا جزو ہیں۔ زکوٰۃ ایک مخصوص رقم پر فرض ہو جاتی ہے۔ جبکہ صدقہ ایک نفلی عبادت ہے جس کی ادائیگی کا ثواب ہے۔ زکوٰۃ کے نفاذ کے ذریعے طبقاتی تقسیم کا خاتمہ اور دولت کی گردش یقینی بنتی ہے جس سے ایک منظم اور خوشحال معاشرے کی تشکیل یقینی بنتی ہے۔